افسوس ہے انہیں دنوں میں شفیع الدین نیر صاحب کا بھی ۷۳ برس کی عمر میں انتقال دہلی میں ہوگیا۔ مرحوم اردو زبان کے بچوں کے نامور شاعر اور ادیب تھے اس حیثیت سے انھوں نے نثر اور نظم میں پچاسوں کتابیں لکھیں جو گھر گھر مقبول ہوئیں۔ انھوں نے اپنی زندگی گورنمنٹ کے ماڈل اسکول میں اردو کے ٹیچر کی حیثیت سے شروع کی تھی، ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب جن کو خود بچوں کے ادب سے بڑی دلچسپی تھی اون کو جب مرحوم کی صلاحیتوں کا علم ہوا تو انہیں جامعہ ملیہ اسلامیہ لے آئے اور انھوں نے پوری زندگی یہیں بڑی وضعداری، شرافت اور مروت سے گذار دی۔ تقسیم کے بعد اردو پر زوال آیا تو مرحوم کی شہرت، مقبولیت اور ہر دلعزیزی بھی متاثر ہوئی جس کا اون کو طبعاً ملال تھا اور وہ اوس کا اظہار بھی کرتے تھے بہرحال اون کی کتابیں بچوں کے ادب کی دنیا میں اون کے بقائے دوام کی ضامن ہیں اخلاق و عادات کے اعتبار بڑے سنجیدہ و متین، لیکن دیندار اور خوش مزاج تھے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

اطلاعاً عرض ہے کہ انسٹیٹیوٹ آف ہسٹری آف مڈلیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ مدن گیر نئی دہلی جو عام طور پر ہمدرد انسٹیٹیوٹ کے نام سے معروف ہے اور جس سے میں علی گڈھ سے سبکدوش ہونے کے بعد ہی حکیم عبد الحمید صاحب کے اصرار پر وابستہ ہوگیا تھا۔ اب میں نے اوس سے تعلق منقطع کرلیا ہے۔ ارادہ یہی ہے کہ علی گڈھ اپنے مکان میں بیٹھکر عمر عزیز کی جو مہلت باقی ہے اوس کو تصنیف و تالیف میں لبسر کروں گا۔ جو کتابیں پہلے سے منصوبہ میں داخل ہیں اور جن پر تھوڑا بہت کام کیا بھی ہے اون کو مکمل اور جو کتابیں چھپ چکی ہیں۔ نظر ثانی کرکے اون کے نئے اڈیشن تیار کروں گا۔ والتوفیق من اللہ وعلیہ التکلان

اسی اثنا میں بالکل اچانک کالی کٹ یونیورسٹی کیرالا نے اپنے شعبۂ عربی میں جس کے پروفیسر اور صدر ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی ہیں مجھکو وزٹنگ پروفیسرشپ پیش کردی